Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۳ صفر ۱۳۹۲ھ ۲۹ امان ۱۳۵۱ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۲۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۷ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

کل ۲۷ امان کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نصرت میں تشریف لے جاکر کالج کے نو تعمیر شدہ سائنس بلاک کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جسکے بعد حضور نے ایک پُرمعارف تقریر فرمائی اور طالبات کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ (اس تقریب کی مفصل روداد انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ پیش کی جائے گی)۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی تشویشناک علالت

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب دل کے عارضہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ مارچ بروز جمعہ میری ماموں زاد بہن عزیزہ صادقہ بیگم صاحبہ ایم ایس سی بنت مکرم عبدالسلام خان صاحب نائب امیر جماعت پشاور کا نکاح مکرم مبشر احمد خان صاحب بی ایس سی، میرین انجینئر ابن مکرم ماسٹر نور الحق صاحب کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد الطاف خان صاحب نے پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(بشیر احمد رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دل سے ایمان رکھو کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہیں

جبتک خدا تعالیٰ کا رحم شامل حال نہ ہو کوئی کسی کی پرورش نہیں کرسکتا

"قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خدا تعالیٰ اسکے ناک، کان وغیرہ غرض اُسکے سب اعضاء بناتا ہے اور اسکے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اسکی خدمت کریں۔ والدین بھی جو مہربانی کرتے ہیں اور پرورش کرتے ہیں وہ سب پرورشیں بھی خدا تعالیٰ کی پرورشیں ہوتی ہیں۔

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وُہ خدا تعالیٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو مَیں ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔ میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسکی تمام پرورشیں ہیں۔ ربّ یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی حتیٰ کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اُسکی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔ سب کی پرورشیں اسی کی پرورشیں ہوتی ہیں۔

بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو مَیں تباہ ہو جاتا اور میرا فلاں کام بادشاہ نے کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہیں ہوتا جب تک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ انسان کو اُس کا دوست ذرہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کا رحم نہ ہو۔ اسی طرح بچے اور تمام رشتہ داروں کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل مَیں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کرسکتا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴، ۲۵)

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔"
(کشتی نوح)

ایک مومن ہر آن لرزاں و ترساں رہتے ہوئے پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے اور اُس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہے، تا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمائے، اس کی لغزشوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اُس کے سب کام بنا دے۔

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ر امان ۱۳۵۱ ہش

قوموں کے عروج و زوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو سُنّتیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی اعلیٰ درجہ کی استعدادیں عطا فرمائی ہیں کہ انہیں بروئے کار لاکر وہ دنیا میں بے انتہا ترقی کر سکتا ہے۔ جن قوموں کے افراد اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ استعدادوں کو کام میں لاتے ہیں وہ ترقی کر جاتی ہیں اور دنیا میں ترقی یافتہ اقوام کہلاتی ہیں۔ برخلاف اس کے جن قوموں کے افراد اپنی استعدادوں سے صحیح رنگ میں کام نہیں لیتے وہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہیں اور دنیا میں غیر ترقی یافتہ شمار ہوتی ہیں۔ الغرض ترقی وہی قومیں کرتی ہیں جو انسانی استعدادوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاتی ہیں۔

دنیا میں ہر زمانہ میں ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ قومیں موجود رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی استعدادوں کو بروئے کار لانے سے متعلق بعض قوانین مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جو قوم بھی ان قدرتی قوانین کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی استعدادوں کو بروئے کار لاتی ہے وہ ترقی کر جاتی ہے۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ موحّد اور مشرک یا خدا پرست اور دہریہ قوم کی کوئی تفریق روا نہیں رکھتا۔ جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانینِ قدرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانی استعدادوں کو بروئے کار لاتی ہے ترقی کر جاتی ہے۔ مثال کے طور پر محنت کی عادت ہے یا صحیح کام کو صحیح وقت پر اور صحیح خطوط پر کرنے کی عادت ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم محنت کو اپنا شعار بنائے اور ہر صحیح کام کو صحیح وقت اور صحیح خطوط پر انجام دے اور وہ محض اس بناء پر ترقی نہ کر سکے کہ وہ دہریہ یا مشرک ہے۔ اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم محنت نہ کرنے اور صحیح کام کو صحیح وقت اور صحیح خطوط پر انجام نہ دینے کے باوجود محض اس بناء پر ترقی کرتی چلی جائے کہ وہ اعتقادی لحاظ سے مشرک نہیں بلکہ موحّد ہے۔ کوئی قوم خواہ وہ موحد ہو یا مشرک یا دہریہ ترقی اسی صورت میں کرے گی کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے انسانی استعدادوں کو بروئے کار لائے اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ یہ ایک اٹل قانون ہے جو کبھی نہیں بدلتا۔

قوانینِ قدرت کی پابندی اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی قدرِ مشترک کے باوجود موحّد اور مشرک یا خدا پرست اور دہریہ اقوام کی جدوجہد اور ترقی میں ایک فرق بھی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی ایک علیحدہ سُنّت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ سُنّت یہ ہے کہ جو قوم بھی قوانین قدرت کی پابندی کرتے ہوئے اپنی استعدادوں کو بروئے کار لاکر مادی ترقی حاصل کرتی ہے وہ اپنی اِس ترقی سے اُس وقت تک صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اُٹھا سکتی جبتک کہ باطنی ترقی کے ایک خاص معیار کو حاصل نہ کر لے اور باطنی ترقی اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک وہ قوم خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکی لامحدود قدرتوں پر ایمان لاکر رُوحانی اقدار کو نہ اپنائے اور تزکیۂ نفس کے اعلیٰ مقام پر فائز نہ ہو۔ رُوحانی ترقی کے بغیر مادی ترقی اُسے تباہی کی طرف لے جائے گی۔ اور اگر اس نے رُوحانی اصلاح کی فکر نہ کی اور فساد و بگاڑ کی کیفیت بڑھتی ہی چلی گئی تو پھر خدا تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے بروئے کار آنے پر خدائی عذاب کے نتیجہ میں اُس کا تباہ و برباد ہونا یقینی ہے۔ اِس لحاظ سے جہاں مادی ترقی کے لئے قوانین قدرت کی پابندی کرتے ہوئے انسانی استعدادوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے وہاں اِس ترقی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے نیز اسے قائم و برقرار رکھنے اور دوام بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ روحانی فساد و بگاڑ سے بچتے ہوئے نفوس کا تزکیہ ایک خاص معیار پر پہنچا ہوا ہو۔ جب تک باطنی اصلاح کا یہ معیار قائم رہتا ہے اُسوقت تک مادی ترقی بھی قائم رہتی ہے۔ جب باطنی اصلاح کا معیار گر جاتا ہے تو مادی ترقی تباہی کے اسباب کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے اور بالآخر ایسی قوم اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے بروئے کار آنے پر تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس دوسری سُنّت کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں کیا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ۝ (الرعد آیت ۱۲)

یعنی اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کے متعلق عذاب کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُس عذاب کو ہٹانے والا کوئی نہیں ہوتا اور اُسکے سوا اُنکا اور کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ کسی قوم کو مادی یا رُوحانی ترقی کی شکل میں جب اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو وہ اُن نعمتوں کو اُس قوم سے اُسوقت تک واپس نہیں لیتا جبتک کہ انکی اندرونی حالت خراب نہ ہو جائے۔ جب اندرونی حالت خراب ہو جاتی ہے اور باطنی فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو پھر مادی ترقی کا رُخ تباہی کی طرف مُڑ جاتا ہے اور ایسی قوم رفتہ رفتہ تباہی کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دیتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے متعلق عذاب کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور جب اُسکی طرف سے عذاب کا فیصلہ صادر ہو جائے تو پھر وہ خدائی عذاب سے کسی صورت بھی بچ نہیں سکتی۔ اُس کا تباہ و برباد ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اُسوقت خود اُس قوم کے سوا کوئی اَور اُسے اس عذاب سے بچا نہیں سکتا۔ اور خود اُس کے عذاب سے بچنے کی یہی صورت ہوتی ہے کہ وہ باطنی فساد و بگاڑ کی کیفیت کو بدلنے کی طرف متوجہ ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کر کے اپنی بدعملیوں اور بے راہ رویوں سے یکسر باز آجائے اور اللہ تعالیٰ سے صلح کر کے اُسے راضی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔ جب اسکی اپنی اندرونی حالت بدل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ بھی اُسکی ظاہری حالت یعنی مادی ترقی کی رو بہ انحطاط کیفیت کو جو اُسے تباہی کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے بدل دیتا ہے۔ اگر وہ خود باطنی اصلاح کی طرف مائل نہ ہو تو پھر اُسے کوئی اَور تباہی کے غار میں جانے سے بچا نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے اور وہ اپنے اٹل قانون کو جسے قرآنی اصطلاح میں سُنَّةُ اللّٰهِ بھی کہتے ہیں بدلا نہیں کرتا جیساکہ وہ خود فرماتا ہے:- وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ (احزاب آیت ۶۳)

اور تو کبھی بھی اللہ کی سُنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔

پس قوموں کے عروج و زوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو سُنّتیں ہیں:-

پہلی سُنّت یہ ہے کہ ہر قسم کی ترقی کیلئے قوانین قدرت کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کو بروئے کار لانا اور انہیں ترقی دینا ضروری ہے۔ اس کے بغیر دنیا میں کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ دوسری سُنّت یہ ہے کہ قوانین قدرت کی پابندی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مادی ترقی سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے اور اسے قائم و دائم رکھنے کے لئے باطنی اصلاح اور اس میں کمال حاصل کرنا ضروری ہے۔ باطنی اصلاح میں کمال حاصل کئے بغیر کوئی قوم بھی اپنی مادی ترقی کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ ایسی قوم کا خدائی عذاب کے نتیجہ میں تباہ و برباد ہونا یقینی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ باطنی اصلاح اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

ثناخوانِ رسولِ عربی ﷺ

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے اپنی یہ نظم جلسہ یوم مسیح موعودؑ میں پڑھ کر سنائی جو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام ۲۳ر مارچ ۱۹۷۲ء کو مسجد مبارک میں منعقد ہوا تھا۔ (ادارہ)

اے مسیحا اے ثناخوانِ رسولِ عربی
تجھ سے ظاہر ہوئی پھر شانِ رسولِ عربی

صدقِ دل سے تو ہوا عاشقِ محبوبِ خدا
ہاتھ میں تیرے ہے دامانِ رسولِ عربی

کیوں نہ قربان ہمارے دل و جاں ہوں تجھ پر
تیرا ہر ذرّہ ہے قربانِ رسولِ عربی

تُو نے ہر طالبِ اعجاز کو دعوت دی ہے
آئیے دیکھئے قرآنِ رسولِ عربی

پھر ثریّا سے تُو لے آیا ہے قرآنِ مجید
تُو ہی لاریب ہے سلمانِ رسولِ عربی

کارواں منزلِ مقصود کی جانب ہے رواں
اِسمیں ہے تُو ہی حدی خوانِ رسولِ عربی

ملتجی ہے تیرا شبّیر غلاموں کا غلام
ڈھانپ لے اسکو بھی دامانِ رسولِ عربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تئیسویں (۲۳) سالانہ کانفرنس

رکوع و سجود، ذکر و فکر اور درود و سلام سے معمور شب و روز۔ دینی موضوعات پر ایمان افروز فاضلانہ تقاریر

جماعتی تحریکات میں مالی قربانیوں کا ایمان افروز نظارہ۔ اہم شخصیات کی طرف سے جماعت کی مذہبی تعلیمی اور طبی خدمات پر خراج تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات۔ سیاسی رہنماؤں کی طرف سے پاکستان کی مشکلات پر ہمدردی کا اظہار

(از مکرم لطف الرحمان محمود صاحب "بو" سیرالیون)

(۴)

آنریبل مصطفیٰ السنوسی کا خطاب

نشست خاص کے دوسرے مقرر آنریبل مصطفیٰ السنوسی تھے۔ مشہور مسلم زعماء میں سے ہیں۔ مقتدر سیاسی شخصیت ہیں اور سرکاری حیثیت سے کئی ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ اس طرح انہیں بچشم خود مختلف ممالک میں جماعت کی گرانقدر اسلامی خدمات کا مشاہدہ کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔ جماعت کے پرجوش مداحوں میں سے ہیں۔ آپ فری ٹاؤن سے صرف اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور حاضرین کو بتایا کہ جب سے یہ کانفرنس شروع ہوئی ہے وہ صرف دو مرتبہ غیر حاضر رہے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ سرکاری فرائض کے سرانجام دہی کے لئے ان ایام میں ملک سے باہر تھے۔ آپ نے بتایا کہ رات بارہ بجے تک میں سکول کے بچوں کی دینی معلومات کا مقابلہ دیکھتا رہا اور پانچ بجے تہجد کے لئے آ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر کے ایک خاص سکون ملتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ایک عیسائی دوست نے احمدیت میں ان کی گہری دلچسپی کے پیش نظر ان سے پوچھا کہ کیا انہیں احمدیت سے دلچسپی ہے تو جناب مصطفیٰ نے جواب دیا۔

"کیا آپ مجھ سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ مجھے اپنی ذات اور زندگی سے دلچسپی ہے؟"

آپ نے فرمایا حق و صداقت کی تائید میرا مشن ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں تمام مصلحتوں اور تعصبات سے بالاتر ہو کر تحریک احمدیت کا مداح اور معترف ہوں۔ عالم اسلام کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان اس وقت مشکلات اور مسائل سے دوچار ہے اور ہم جانتے ہیں کہ دوسری غیر مسلم اقوام اس نازک وقت میں کیا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ہماری ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اسلامی ملک کو اپنی مشکلات پر قابو پانے کی توفیق بخشے اور نقصانات کی تلافی فرمائے اور اس کے وقار کو بحال کرے۔

شرق اوسط کے مسلمانوں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے جناب مصطفیٰ نے کہا اپنی بے اتفاقی اور ناچاقی اور اسلام سے دوری کی وجہ سے مسلمان مصائب سے دوچار ہیں۔ اگر یہ ممالک متحد و متفق ہو کر اشاعت اسلام پر اپنے وسائل کا ایک حصہ بھی خرچ کریں تو اس سے عظیم الشان اسلامی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔

احمدیہ سکولوں کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے والدین سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو احمدیہ سکولوں میں حصول تعلیم کے لئے بھیجیں۔ تا نئی نسل تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار اور علوم سے بہرہ ور ہوتی رہے۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ مسلم گرلز سکول کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے احمدیہ مشن کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔ اس ملک میں دوسرے افریقی ممالک کی طرح ایک خوفناک مسئلہ ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو تعلیم یافتہ مسلمان لڑکیوں کے موزوں رشتے نہیں ملتے اور وہ عیسائی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں اور یہ رشتہ اکثر چرچ میں طے پاتا ہے اور اگر لڑکا مسجد میں جا کر نکاح کا اعلان کرائے پھر بھی لڑکی چرچ میں بھی جا کر شادی کی رسم ادا کرنے پر اصرار کرتی ہے۔ کئی کمزور مسلمان مرد رفتہ رفتہ چرچ بھی جانا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح مسلم ذریت کا تعلیمی المیہ ایک دردناک مذہبی حادثے میں ڈھل جاتا ہے۔ مسلمان لڑکیوں کے تعلیمی ادارے مسلمان نوجوانوں کو روحانی موت سے بچا سکتے ہیں۔ خدا کرے یہ مسئلہ جلد تسلی بخش طور پر حل ہو جائے۔

حضور کے حالیہ دورہ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب مصطفیٰ نے بتایا کہ حضرت صاحب کے دورے سے مغربی افریقہ میں اسلام کا وقار بلند ہوا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے لیڈر یہاں آتے رہے ہیں مسلمانوں کے عظیم راہنما کی تشریف آوری سے اس ملک میں مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور حضور کے ولولہ انگیز پیغامات سے نوجوانوں میں نئی امنگیں بیدار ہوئی ہیں آپ نے حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا مانگی۔

تیسرا دن۔ آخری نشست

بعد نماز ظہر و عصر محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے سیرالیون کی صدارت میں آخری نشست کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مطابق پہلی تقریر مکرم الحاج سردار مقبول احمد صاحب ذبیح نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اس مبارک تحریک کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتایا کہ کس طرح اس مؤثر تحریک کے نتیجے میں مغربی افریقہ کے ممالک میں عظیم الشان طبی اور تعلیمی منصوبوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ آپ نے احباب جماعت سے اپیل کی کہ وہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جن اصحاب نے وعدے کئے ہیں وہ جلد از جلد اپنے وعدے پورے کریں اور جو ابھی تک لاعلمی یا تساہل کی وجہ اس تحریک میں شمولیت سے محروم رہے ہیں انہیں اس میں شرکت کر کے خاص برکات و حسنات سے حصہ لینا چاہیئے۔

محترم مولوی صاحب کے بعد ایک مخلص اور فدائی احمدی پا سعید و بنگورا نے تنظیم کی اہمیت واضح کی اور احباب کو تلقین کی کہ وہ ہمیشہ مبلغین اور جماعتی عہدیداروں سے پورا پورا تعاون کیا کریں۔ اس ضمن میں آپ نے بد رسوم سے بچنے اور صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

جناب تنویر مرحوم کو خراج تحسین

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نمائندوں نے الفضل کے سابق ایڈیٹر جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر کے انتقال پر ملال کی خبر پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا۔ سیکرٹری جنرل الحاج رائم اے۔ بونگے نے ایک تعزیتی ریزولیوشن پیش کیا جس میں جناب شیخ صاحب مرحوم کی پچیس سالہ گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کے اقرباء اور لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ جماعت کی طرف سے بذریعہ تار ان جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ تمام پاکستانی دوستوں نے بھی اس قومی سانحہ پر رنج و الم کے جذبات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ریاض رسولؐ کے اس عندلیب خوش نوا کو شاخ طوبیٰ پر نشیمن عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدی خواتین کا خصوصی اجتماع

امیر محترم کی ہدایت کے مطابق کانفرنس کے آخری روز احمدیہ مسجد بو میں ساڑھے نو بجے احمدی خواتین کا ایک خاص الگ جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں پاکستانی مستورات اور افریقن احمدی بہنیں اور بچیاں شامل ہوئے۔ باہمی تعارف کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ بیگم ثاقبہ تقی صاحب نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب یا دین نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آثار اسلامی میں مندرج پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے اور حضور کی تشریف آوری کا مقصد دین اسلام کی تجدید اور استحکام ہے۔ محترمہ بیگم عبدالسلام نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض و غایت خالق کی اطاعت و عبادت ہے جس کا تقاضا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد بطریق احسن ادا کئے جائیں۔ آپ نے اسی ضمن میں "تربیت اولاد" کی اہمیت بھی واضح کی۔ تیسری تقریر افریقن بہن مسز آئی کے۔ محمد نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اصول حفظان صحت سے متعلق ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کی تقریر کا مبسوط اور جامع خلاصہ بیان کیا۔ ایک اور بزرگ افریقن خاتون نے حاضرات سے مینڈی زبان میں خطاب کرتے ہوئے انہیں اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ بعد ازاں سوالات کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو دیر تک جاری رہا۔ بارہ بجے دعا پر یہ خصوصی نشست اختتام کو پہنچی۔

امیر محترم کی اختتامی تقریر

امیر محترم نے سالانہ کانفرنس کے پروگرام کے اختتام پر حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اجتماع کی تقاریر سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنی عملی حالتوں میں پاکیزہ انقلاب پیدا کریں۔ آپ نے زیر تعمیر مرکزی مسجد کے عظیم الشان منصوبے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا اس کی شایان شان تکمیل کیلئے مزید قربانیوں کی ضرورت ہے۔ امیر محترم کے خطاب کے بعد پرسوز اجتماعی دعا سے جلسہ برخاست ہوا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(مینیجر)

اخوتِ اسلامی کی شاندار مثال

جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیت

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

دینِ اسلام ایک عملی مذہب ہے محض خیالات و نظریات کا مجموعہ نہیں۔ اسلام انسان کی روح اور اس کے تمام جوارح پر حاوی ہے اس کی تعلیمات اور اس کے پیش کردہ عقائد و احکام انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں جہاں اسے خدا کا عاشق اور حقیقی پرستار بنا دیتے ہیں وہاں اسے بنی نوع انسان کی عموماً اور مومنوں کا خصوصاً محب اور بھائی دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار اسی اخوت کا تذکرہ فرمایا ہے جو اس کے فضل سے مومنوں کو حاصل ہوتی ہے ایک جگہ مومنوں کی علامات میں خاص طور پر فرمایا رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کہ وہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے سے درگزر کرنے والے ہوتے ہیں ایک دوسرے کی مشکل اور مصیبت میں کام آتے ہیں ان کے دل اپنے مومن بھائیوں کی محبت سے لبریز ہوتے ہیں۔ قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں میں یہ جذبہ اس قدر نمایاں تھا کہ دشمنانِ اسلام بھی رشک کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

کہ کافر بھی خواہش کرتے ہیں کہ کاش وہ اس قسم کے مسلمان ہوتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا قیام اسلام کے عملی نمونہ کے ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں اخوت اسلامی کی شاندار مثالیں قائم ہو گئی ہیں جنہیں بیگانے بھی رشک بھری نظروں سے دیکھتے ہیں صحابہ مسیح موعود علیہ السلام میں یہ اخوت نہایت نمایاں تھی۔ مگر آج بھی جبکہ بفضل اللہ جماعتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور احمدی افراد دور دراز علاقوں میں پھیل گئے ہیں یہ اسلامی اخوت جماعت احمدیہ کی امتیازی علامت ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ لَھُمْ وَیَدْعُوْنَ لَکُمْ۔

کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم سے محبت رکھتے ہیں تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

اس حدیث نبوی میں اس روحانی رابطہ کا ذکر ہے جو مومنوں کو اپنے امام سے ہوتا ہے اور امام کو اپنے اتباع سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے اندر خلافت راشدہ قائم ہے اور خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ سے افراد جماعت کو وہی رابطۂ محبت و اطاعت حاصل ہے جو پہلے دور کے خلفاء راشدین سے اولین مسلمانوں کو تھا۔ اور خلیفۂ وقت بھی اپنی جماعت کے سب احباب سے وہی محبت و رابطہ رکھتے ہیں جو پہلے خلفاء راشدین کو مسلمانوں سے تھا۔ اس رابطہ کا عام اظہار ہر روز ہوتا رہتا ہے اور خاص موقع پہ خاص اظہار ہوتا ہے۔ جب کبھی منافقین فتنہ کی صورت پیدا کرتے ہیں تو جماعتوں اور امام میں باہم الٰہی محبت پوری جوش سے موجزن ہو جاتی ہے نیز جدائی بھی اس محبت کو ابھارتی دیتی ہے

اس سال خاص ملکی حالات کے ماتحت آخر دسمبر میں جلسہ نہ ہو سکا ایک مجبوری تھی مگر یہ التواء خود اس محبت و الفت کو شعلہ زن کرنے کا باعث بن گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے امام اور مومنوں کے قلوب میں پیدا کر رکھی ہے چند ہفتے گزرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس احساس تشنگی کو مدنظر رکھ کر جو جلسہ سالانہ کا انعقاد نہ ہونے سے جماعتوں میں پیدا ہو گیا تھا فرمایا کہ میری تجویز ہے کہ میری نمائندگی میں صدر انجمن احمدیہ، اور تحریک جدید کا ایک ناظر یا وکیل مرکزی خدام الاحمدیہ کے کسی مہتمم کے ساتھ ضلعوار جماعتوں تک پہنچیں۔ ضلع کے مربی صاحب کو بھی ہمراہ لیں اور یہ وفد ہر جماعت میں جا کر ہر گھر اور اس کے احمدی باشندوں تک میرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچائے نیز انہیں بتائے کہ میں سب کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ آپ لوگ بھی تسبیح و تحمید اور استغفار و درود پر خاص توجہ کریں اور دعاؤں پر زور دیں تا غلبہ اسلام جلد ظاہر ہو اور جماعت کو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے اور پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ لوگ ذاتی طور پہ جماعتوں سے رابطہ پیدا کر کے ان کے حالات معلوم کر کے آئیں

اس ارشاد کی تعمیل میں نظارت علیا کی طرف سے ناظر صاحبان کو وفود کی صورت میں جماعتوں میں بھجوایا گیا۔ نیز ہر ناظر صاحب نے اپنے اپنے مقررہ حلقہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا محبت بھرا اسلام و پیار پہنچایا مجھے اور مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ کو اضلاع جہلم ضلع راولپنڈی کیمبل پور مردان اور پشاور کی جماعتوں کے لئے مقرر کیا گیا۔ ہمارا وفد قریباً پچاس جماعتوں میں گیا۔ جیپ کے ذریعہ سے قریباً سوا دو ہزار میل کا فاصلہ طے کیا گیا

اس سفر میں اس ایمان پرور محبت کے نظارے روز و شب نظر آتے جو الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے قریباً ہر جگہ ہی احباب کی آنکھیں نمناک تھیں اور دل خوشی اور مسرت سے لبریز تھے کہ ہمارے پاک امام ایدہ اللہ بنصرہ کو ہمارا کتنا احساس ہے۔ بہتوں نے کہا کہ پیاس تو بہت تھی مگر حضور کے اس سلام و پیام سے ٹھنڈک پڑ گئی ہے الہامی انداز میں سب احباب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے تھے اور دعاؤں کے لئے ملتجی ہوتے تھے، متعدد مقامات پہ دوستوں نے بتایا کہ ہم نے کل یا پرسوں خواب میں دیکھا تھا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ ہمارے گھر میں تشریف لاتے ہیں۔ الحمد للہ کہ حضور کے نمائندے پیغام لے کر پہنچ گئے ہیں۔ کئی جگہ غیر از جماعت لوگوں نے حیرت سے کہا کہ ہمارا بھی کوئی امام ہوتا تو ہماری خبر لیتا۔ دنیا میں جذبات کی بہت سی کیفیات لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتیں ہم نے دیکھا ہے کہ اس دور رابطہ کی کیفیات بھی حیطۂ تحریر میں نہیں آ سکتیں۔ مختصر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں اسلامی اخوت پورے طور پر موجزن ہے اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ایک امتیازی شان بخشی ہے اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ"

(یعنی ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے)

اس حدیث نبوی میں ہر مسلمان کو خاص طور پر دینی علوم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے حصولِ علم کا بہترین وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے جبکہ ذہن بہت اچھا کام کرتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ۔ یعنی بچپن کا سیکھا ہوا علم پتھر کی لکیر کی طرح (نہ مٹنے والا) ہوتا ہے۔ اس لئے بچپن میں علوم دینیہ کے لئے خاص توجہ دینی چاہئے تمام احباب کرام سے گزارش ہے کہ اس ارشاد نبوی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں اپنے بچوں کو توجہ اور کوشش سے شامل فرمائیں۔ یہ امتحانات ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہو رہے ہیں۔ ان شاء اللہ امتحانات کی تیاری کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" مرکز سے قیمتاً مل سکتی ہے

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جن قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک خدام کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے وہ فوری طور پر تشخیص کر کے بھجوائیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:
ا۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کا نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۲۷

میں خضر علی القزق ولد علی صالح القزق قوم عرب پیشہ تجارت ضلع خاص فلسطین حال مہاجر دمشق شام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ کی معرفت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔

نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں۔

العبد الموصی خضر علی القزاق۔

گواہ شد: منیر الحصنی الاحمدی

گواہ شد: ناصر عبدالقادر عودہ معرفت انجمن احمدیہ دمشق۔ شام۔

گواہ شد: چوہدری محمد شریف مبلغ جماعت احمدیہ نزیل دمشق۔ شام۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۸

میں الحاج ناصر بن عبدالقادر عودہ قوم عرب پیشہ صنعت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کبابیر (حیفا) ڈاک خانہ جبل الکرمل (حیفا) صوبہ فلسطین حال مہاجر دمشق شام۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج

آج بتاریخ ۲۴/۶/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰ شامی پونڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ بوساطت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بوساطت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ (اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک میرا وہاں جانا مقدر ہوا تو) ہوگی۔

العبد: ناصر عبدالقادر عودہ حال مہاجر دمشق شام۔

گواہ شد: منیر الحصنی الاحمدی۔ امیر جماعت احمدیہ شام

گواہ شد: خضر علی القزق معرفت انجمن احمدیہ شام

گواہ شد: چوہدری محمد شریف مبلغ جماعت احمدیہ نزیل۔ دمشق شام۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۹

میں نظمیہ بنت الحاج نورالدین الحصنی قوم عرب پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دمشق ملک شام (سوریا) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک دکان واقع دمشق ہے۔ جس کی قیمت اندازاً اڑھائی ہزار (۲۵۰۰/- ل.س) شامی پونڈ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بھی میں چھوڑ جاؤں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی (۲) نیز میری ماہوار آمد اس وقت ۶۸ شامی پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بوساطت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ادا کرتی رہوں گی۔

الموصیہ: نظمیہ الحصنی ۲۶/۶/۱۹۶۲

گواہ شد: منیر الحصنی (برادر موصیہ) امیر جماعت احمدیہ شام

گواہ شد: محمد خیر الحصنی معرفت انجمن احمدیہ دمشق شام۔

مسل نمبر ۲۰۷۳۰

میں عزیزہ بنت خضر محمود زوجہ منیر الحصنی قوم علویہ۔ عرب پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن دمشق (شام) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۶/۶/۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں مجھے اس وقت اپنے خاوند منیر الحصنی صاحب (امیر جماعت احمدیہ شام) کی طرف سے چالیس شامی پونڈ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ چار سو شامی پونڈ کا زیور میرے پاس موجود ہے نیز میرا مہر حق معجل تین ہزار شامی پونڈ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنے زیورات اور مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد مجھے حاصل ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ (علاوہ مذکورہ بالا جائداد قیمتی ۳۴۰۰/- ل.س) ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بوساطت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں اپنے مذکورہ بالا جیب خرچ (جو اس وقت چالیس شامی پونڈ ہے) سے بھی تازیست دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بوساطت تحریک جدید انجمن احمدیہ ادا کرتی رہوں گی۔ ۲۶/۶/۱۹۶۲

الموصیہ: عزیزہ (زوجہ منیر الحصنی الاحمدی)

گواہ شد: منیر الحصنی۔ امیر جماعت احمدیہ شام (خاوند موصیہ) زاویۃ الحصنی شاغور دمشق

گواہ شد: محمد خیر الحصنی۔ معرفت انجمن احمدیہ دمشق (زاویۃ الحصنی شاغور۔ دمشق)

(باقی)

حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام برادران جماعت کے نام

جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوادیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے۔ اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔ آمین۔

ادارۃ المصنفین ربوہ

اعلانِ نکاح

میری ہمشیرہ عزیزہ ریحانہ کرک ایم اے بنت محترم عبدالغفور خان صاحب کرک کا نکاح برادرم اسماعیل خلیل نیر ابن حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ افریقہ کے ہمراہ ۲۸ جنوری کو بعد از دوپہر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور نے ۱۳ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی میں دس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عزیزہ ریحانہ کرک محترم حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کی نواسی اور محترم حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک کی پوتی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ (عبدالمنعم خان۔ کرک)

حبّ مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ فالج لقوہ، کسی اعضاء کا کمزور ہو جانا ہاتھ پاؤں کا سُن ہونا۔ اعصابی درد جوڑوں کے درد میں بے حد مفید ہیں قیمت ۲/-

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

۱۔ میرے ماموں مکرم صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب صاحب اور ان کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد ملک معتمد خدام الاحمدیہ سرگودھا)

۲۔ میرے والد صاحب کر سنت جو بیس آئی بی اور دائیں بازو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منظور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ
محمد صادق۔ سندھ

لازمی چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوادی جائیں (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کے ساتھ گہری عقیدت و محبت اور منافقین کی شرارت پر اظہار بیزاری

احمدی جماعتوں اور ان کی ذیلی تنظیموں کی قراردادیں

پچھلے دنوں چند بزدل اور مفسد پرداز منافقین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور اہل ربوہ پر سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کئے تھے جن کا ذکر حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ امان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء) میں فرمایا۔ اس کے بعد ربوہ کی پاک اور مقدس بستی میں رہنے والے اسلام اور احمدیت کے جاں نثار خدام کا ایک خاص جلسہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۱۳ امان (مارچ) کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے بڑے مؤثر پیرایہ میں خلافت کے آسمانی نظام کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان روحانی برکات پر روشنی ڈال کر قرآن مجید احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رو سے واضح کیا کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اور اسے ہمیشہ خدائی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے اور جماعت مومنین خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے ہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ خلافتِ ثالثہ کے بابرکت عہد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ منافقین ہمیشہ ہی کی طرح اب بھی اور آئندہ بھی خائب و خاسر رہیں گے۔ اور وہ مومنین کی جماعت میں کسی قسم کا رخنہ پیدا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ جلسہ میں تین قراردادیں بھی متفقہ طور پر منظور کی گئیں جن میں ان چند منافقین کی ریشہ دوانیوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور محبت و عقیدت کا اظہار کیا گیا اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ہم خلافت کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش صرف کرتے رہیں گے۔ اور ربوہ کی مقدس سرزمین پر منافقین کے قدم مول کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

اس کے بعد سے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ، ان کی ذیلی تنظیموں اور دیگر ادارہ جات کی طرف سے بڑی کثرت کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کردہ قراردادیں موصول ہو رہی ہیں جو منافقین کے سراسر بے بنیاد الزامات کی پرزور تردید ان کی ریشہ دوانیوں سے دلی بیزاری نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دلی محبت و عقیدت اور وابستگی کے اظہار اور حضور کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے عزم پر مشتمل ہیں۔ کاغذ کی نایابی کے باعث عدم گنجائش کی بناء پر ہم وہ قراردادیں شائع کرنے سے قاصر ہیں تاہم یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے یک زبان ہو کر ان چند منافقین کی ریشہ دوانیوں پر مومنانہ طریق پر بیزاری کا اظہار کرنے اور خلافت کے ساتھ اپنی دلی محبت و عقیدت اور گہری وابستگی کا اظہار کرنے میں صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اور ثابت کر دکھایا ہے کہ منافقین اپنی ریشہ دوانیوں میں نہ پہلے کبھی کامیاب ہوئے اور نہ آئندہ کبھی کامیاب ہوں گے، جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی آسمانی قیادت میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے اور بڑھاتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سب جماعتوں، ذیلی تنظیموں اور ادارہ جات کے مخلص و فدائی اور ایثار پیشہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص و وفا اور جذبۂ قربانی و ایثار میں برکت پر برکت بخشتا چلا جائے۔ آمین۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ کا تازہ ارشاد

ہمارے نوجوانوں کا اپنی تاریخ سے واقف ہونا نہایت ضروری ہے اس لئے میں جماعت کے نوجوانوں سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ وہ تاریخ احمدیت کی نئی جلد کو جلد از جلد حاصل کر لیں۔ اور پہلی شائع شدہ جلدوں کا اگر انہوں نے مطالعہ نہیں کیا تو ان کا بھی مطالعہ کریں تا وہ مقصد جس کے حصول کے لئے ہم نے تن من دھن قربان کرنا ہے وہ ہر وقت ہمارے سامنے رہے

محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کی وفات

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی خوشدامن محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبدالرحمن صاحب مرحوم (آف ایم فیض احمد اینڈ سنز جموں) بعمر قریباً باسٹھ سال ۲۲ مارچ ۷۲ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں (جہاں وہ عارضی طور پر اپنے بیٹے میاں عبدالماجد صاحب (آسسٹنٹ بینک) کے ہاں گئی ہوئی تھیں۔ وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کی بڑی بیٹی (اہلیہ میاں محمد ابراہیم صاحب) دو دن پہلے ہی وہاں گئی تھیں وہ ان کا جنازہ ربوہ لے آئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۲۳ امان کو حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مفتی فضل احمد صاحبؓ (جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے) کی بیٹی اور حضرت میاں فیض احمد صاحبؓ (جو جماعت احمدیہ جموں کے مخلص اور فدائی سلسلہ و صحابی تھے) کی بہو تھیں۔ دیندار اور صابرہ شاکرہ مہمان نواز۔ عزیزوں رشتہ داروں سے علی قدر مراتب حسن سلوک کرنے والی اور سلسلہ کی مالی تحریکات میں حصہ لینے والی خاتون تھیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔ مرحومہ نے تین بیٹیوں اور پانچ بیٹوں کے علاوہ اپنے پیچھے کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تئیسویں سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۳)

چند قابلِ ذکر متفرق امور

۱۔ نماز تہجد آڈیٹوریم کے باہر کھلے میدان میں ادا کی جاتی رہی جس میں احباب و خواتین بکثرت شریک ہوتی رہیں۔ لیکن پروگرام کی آخری رات تہجد کی نماز زیر تعمیر مرکزی مسجد کے ایک حصے میں ادا کی گئی جس میں احباب بکثرت شریک ہوئے اور درد و الحاح سے اسلام و احمدیت کی ترقی اور زیر تعمیر مسجد کی تکمیل اور اس کے عظیم الشان مرکزِ علم و عمل بننے کے لئے دعائیں کی گئیں۔ یہ زیر تعمیر مسجد میں پہلی نماز تھی

۲۔ افریقن اصحاب کے لئے حسب معمول مختلف افریقی دوستوں کے مکانوں پر طعام کا انتظام کیا گیا پہلی مرتبہ تمام پاکستانی دوستوں کے لئے مشن ہاؤس میں "لنگر" جاری کیا گیا۔

۳۔ کانفرنس کے دنوں میں خواتین کے لئے ایک الگ خصوصی اجتماع کا اہتمام کیا گیا

۴۔ ایک ریسرچ سکالر مسٹر جے رسانو (جو آج کل فورا بے کالج یونیورسٹی آف سیرالیون میں تحقیق کا کام کر رہے ہیں) جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے جلسہ کی تقریباً تمام کارروائی ٹیپ کی اور ضروری نوٹس لئے۔

۵۔ جلسہ کی کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی لیکن ساتھ ساتھ "مینڈے" اور "ٹمنی" زبانوں میں ترجمہ نشر کیا جاتا رہا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور جن دوستوں نے اس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا ہے انہیں اپنے پاس سے بہتر جزا عطا کرے۔ آمین۔

مجلس شوریٰ کے موقع پر

مرکز میں تشریف لانے والے
قائدین کرام
اپنی مجالس کے چندہ جات کی رقوم
اپنے ساتھ لیتے آویں۔
(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)